درس ۱۵

خمس کے احکام

خُمس ایک فقہی اصطلاح ہے جس کا اطلاق فقہ میں مذکور مخصوص شرائط کے ساتھ سالانہ بچت اور بعض دوسری چیزوں کے پانچویں حصے 5/1 کی ادائیگی پر ہوتا ہے۔ خمس، فروع دین میں سے ہے جس کا تذکرہ سورہ انفال کی آیت نمبر 41 اور کتب احادیث میں 110 سے زیادہ احادیث میں ملتا ہے۔

خمس کے وجوب کو کم و بیش اسلام کے تمام مذاہب قبول کرتے ہیں لیکن مذہب امامیہ میں اسے ایک خاص مقام حاصل ہے۔ جس کی بنا پر خمس کی ادائیگی کو اہل تشیع ایک اہم شرعی ذمہ داری اور عبادت کے طور پر خاص اہمیت دیتے ہیں۔

خمس کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جس میں سے ایک حصہ سہم سادات کہلاتا ہے جسے پیغمبر اکرمؐ کی ذریت میں سے فقیر سادات جو اپنی زندگی کے اخراجات پوری نہیں کر سکتے، کو دیا جاتا ہے جبکہ دوسرا حصہ، سہم امام ہے جسے امام زمان علیہ السلام کی غیبت کے زمانے میں جامع الشرائط مجتہد کے توسط سے مختلف دینی امور میں خرچ کیا جاتا ہے۔

خمس سات چیزوں پر واجب ہے:

۱: کاروبار (یا روزگار) کا منافع۔

۲: معدنی کانیں۔

۳: خزانہ۔

۴: حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے۔

۵: غوطہ خوری (یعنی سمندر میں ڈبکی لگانے) سے حاصل ہونے والے سمندری موتی۔

۶: جنگ میں ملنے والا مال غنیمت۔

۷: مشہور قول کی بناپر وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے۔

معدنی کانیں:

سونے، چاندی، سیسے، تانبے، لوہے، (جیسی دھاتوں کی کانیں) نیز پیٹرولیم، کوئلے، فیروزے، عقیق، پھٹکری یا نمک کی کانیں اور (اسی طرح کی دوسری دھاتیں) ان پر خمس واجب ہے۔

مسئلہ: کان سے نکلی ہوئی چیز کا نصاب (۱۵) مثقال مروجہ سکہ دار سونا ہے یعنی اگر کان سے نکالی ہوئی کسی چیز کی قیمت (۱۵) مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر خمس نکالا جائے۔ یاد رہے ایک مثقال کا وزن تقریبا 3.5 گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ: جس شخص نے کان سے کوئی چیز نکالی اور اسکی قیمت نصاب تک نہیں پہنچی لیکن اسکے علاوہ دوسرے کاروبار سے جو مال کمایا تھا، ان دونوں کو ملا کر اتنا بن رہا ہے کہ سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو خمس دینا واجب ہے۔

خزانہ

خزانہ وہ مال ہے جو چھپا ہوا اور لوگوں کی دسترسی سے دور ہو جو زمین، درخت، پہاڑ یا دیوار میں گڑا ہوا ہو اور ایسی جگہوں پر عام طور سے نہ پایا جاتا ہو۔

مسئلہ: دفینے کا نصاب (۱۰۵) مثقال سکہ دار چاندی اور (۱۵) مثقال سکہ دار سونا ہے یعنی جو چیز دفینے سے ملے اگر اس کی قیمت ان دونوں میں سے کسی ایک کے بھی برابر ہو تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔

حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے اس کا خمس نکالنا واجب ہے

مسئلہ: اگر حلال مال حرام مال کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ انسان انہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کر سکے اور حرام مال کے مالک اور اس مال کی مقدار کا بھی علم نہ ہو اور یہ بھی علم نہ ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس سے کم ہے یا زیادہ تو تمام مال کا خمس دینے سے حلال ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر حلال مال حرام مال سے مل جائے اور انسان حرام کی مقدار (خواہ وہ خمس سے کم ہو یا زیادہ) جانتا ہو لیکن اس کے مالک کو نہ جانتا ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار اس مال کے مالک کی طرف سے نیت کر کے صدقہ کر دے تو مال حلال ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے دے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ تھی تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار کے بارے میں علم ہو کہ خمس سے زیادہ تھی اسے اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے سمندری موتی۔

غوطہ خوری (یعنی سمندر میں ڈبکی لگانے) سے حاصل ہونے والے سمندری موتی پر بھی خمس نکالنا واجب اور ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر غوطہ خوری کے ذریعے (یعنی سمندر میں غوطہ لگا کر) لؤلؤ، مرجان یا دوسرے موتی نکالے جائیں اگر اس کی قیمت (۱۸/۱) چنے سونے کے برابر ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دیا جائے۔

جنگ میں ملنے والا مال غنیمت کہلاتا ہے۔

اگر مسلمان امام علیہ السلام کے حکم سے کفار سے جنگ کریں اور جو چیزیں جنگ میں ان کے ہاتھ لگیں انہیں ''غنیمت'' کہا جاتا ہے اور جو مال، خاص امام علیہ السلام کا حق ہے اسے علیٰحدہ کرنے کے بعد باقیماندہ پر خمس ادا کیا جائے۔ مال غنیمت

پر خمس ثابت ہونے میں اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ میں کوئی فرق نہیں۔ہاں جن زمینوں کا تعلق ''انفال'' سے نہیں ہے وہ تمام مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہیں اگرچہ جنگ امام علیہ السلام کی اجازت سے نہ ہو۔

وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے۔

ضروری ہے کہ خمس دو حصوں میں تقسیم کیا جائے:اس کا ایک حصہ سادات کا حق ہے اور ضروری ہے کہ کسی فقیر سید یا یتیم سید یا ایسے سید کو دیا جائے جو سفر میں ناچار ہو گیا ہو اور دوسرا حصہ امام علیہ السلام کا ہے جو ضروری ہے کہ موجودزمانے میں جامع الشرائط مجتہد کو دیا جائے۔